۵ | یوم دوشنبہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر ۱۲

مقدمہ تم الجیش

پھر بھی کرم فرمایا

... کے آجکل تحریر ٹیک لکھتے ہیں۔ کہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی گئے اور کسی تیاری ... بھی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی قیامت خیر ... بڑا ہی ہونے والی ہے۔ خیر اسکا تو کچھ مضائقہ نہیں ... اور ہم حیران ہیں کہ ... پریشانی تو روس کا کوئی رخ سمجھ میں نہیں آتا کبھی ... آتے ہیں انگلستان کیطرف اور کبھی ... افغانستان کیطرف اور کبھی ... کیطرف۔ اور کبھی ... کرتے ہیں ... ایک جھیلا ... آجکل سنا جاتا ہے ... ترکی سلطنت ...

ہماری ہار طرح ہوت ہے

بعض انگریزی اخبار کمبخت ایسے زبان کے حسد کر جلتے اور کالا لوگوں سے نفرت ہیں کہ ان کو کسی کی خوشی پسند نہیں۔ ہمیشہ ہندوستانیوں کی کاٹ ہی میں رہتے ہیں اگر ہم لوگ جنگ ٹرانسوال میں شریک ہونے کی درخواست کرتے جاتے وہاں امداد سے پیش آتے تب تو یہ اخبار ہماری نسبت یہ بکتے کہ یہ ہر پیچھے پیچھے جا پہنچے بجھو تمام کالا لوگوں کو قانون سیڈیشن (۱۲۴) کی شکنجہ میں کھینچ کر ان کی مرمت ... نکال لو۔ اور اب یوں لکھتے ہیں کہ دیسیوں نے جو کچھ جنگ ٹرانسوال کی نسبت وفاداری ظاہر کی ہے سب دنیا سازی کی اور انہیں کچھ جان نثاری کی بو نہیں آتی۔ اب کمبخت اونکی زبان بند کرنے کو بجز اسکے کہ اسطرح ثابت کرکے دکھا دیں کہ ... تو ... کرینگے ...

دن بھلے آ گئے

میفکنگ کے حصار میں پڑ پڑ کو ہماری بہادر فوجکا دم گیا ... ہو گا اسلئے لارڈ رابرٹس کو جوش آ گیا انہوں نے اسکی کمک کی جو مقابلہ شروع کردی ہماری بہادر فوج کی جس کی ... پہنچ ہی گئی۔ میفکنگ کے چھڑانے میں بس ایک ... کی کسر رہ گئی ہے چنانچہ ۹ مارچ کا تار ظاہر ہے کہ میفکنگ کے گرد و نواح میں ہماری بہادر فوج خوب صفائی کے ہاتھ دکھا رہی ہے ... زور و شور کے ساتھ لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ہماری بہادر فوج بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھ گئی کہ میفکنگ صرف ۲۵ میل رہ گیا۔ ہر بس اب کیا ہے مار لیا میدان۔ ہماری بہادر فوجیں ایک حملہ ... لگے اور گرد یا ... میفکنگ کے اور ... مارے ... بھاگنے کو تیار ہو جائے ...

قرضہ آڈر کرنے پہنچینگے

یارو دیکھو ہماری گورنمنٹ کیا اقبال اسکی
چمکے ہیں۔ آجکل جیسا نازک وقت ہے اور سکو انسان
[illegible] ہے۔ اور یقین خون کے مری نا ہے
[illegible] وس بڑے زور ون کیساتھ
[illegible] بن مصروف ہے۔ اور ہر وقت فکر ہوی
[illegible] اب سرعت کیساتھ بڑہا رہا ہے
قوت اٹھایگی اور اب منتظر ہین کہ کوئی
[illegible] اور یہی بہادری کا سکہ جما دین گویا
[illegible] کا ایسا انتظار کرہے ہین کہ جیسے کوئی
[illegible] بڑے مشتاق کے انتظار مین بے چین رہتا
[illegible] اور ادہر امیر صاحب وزرات سامان جنگ بڑہاتے
[illegible] تکرین ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑی
جنگ کی تیاری ہے۔ ایسے وقت مین آپ خیال کریگے
ہمین کہ ہر انسان کو اپنی اپنی فکر پڑ جاتی ہے
[illegible] بے اعتبار والون کا اعتبار اٹھ جاتا ہے
مگر یہ ہماری گورنمنٹ کا اقبال ہے کہ ایسے نازک
وقت مین بھی لوگ بڑی منت سماجت اور
ہزار آرزوؤن کے ساتھ قرضہ کی درخواستین
بھیجتے ہین۔ مثل مشہور ہے فکر ہر کس بقدر ہمت
اوست۔ کسی نے دو لاکھ دینے کی درخواست
بھیجی کسی نے چار لاکھ کی۔ غرض کہ اسطرح
استقدر درخواستین آئی ہین کہ قرضہ کے روپیون کی
تعداد ۰۰۰۰۰ ۲۳۵ تک پہنچگئی ہے۔ ہمین تو بڑا
خوف تھا کہ کہین خزانہ عالیہ مین کھٹن لگنا شروع
ہوجاے کیونکہ زمانہ کچھ ایسا ہو کہ بڑے بڑے ڈالی
اسامیان اپنے ترنہ شرافت کرتے ہے۔ [illegible]
ہوئے چلے جاتے ہین۔ مگر یہ ہماری گورنمنٹ کی خوش اقبالی ہے
انہون نے خود ہی [illegible] سمجھ کر [illegible]
[illegible]

تجویز تو کرلی

لو یارو اب تو خوش ہو جاؤ کہ ٹرانسوال کے
فتح ہو جانے مین اب کسیطرح کا شک شبہ نہین رہا
اب ہم اسکی نسبت بڑے زور کیساتھ کہہ سکتے ہین کہ
شک آرد کافر گردد۔ کیونکہ ہمارے بہادر ہر رنگ
نے سارا مسودہ گانٹھ لیا ہے کہ ہم ٹرانسوال کو کس
قدر تاوان جنگ لینگے اسقدر خرچہ لینگے اسقدر
ملک لینگے اسقدر سونیکی کانین لینگے غرض
انہون نے ہرطرح اپنی جیت دل مین ٹھان کے
سارا فیصلہ کرلیا۔ اسکے زیادہ اور کیا خیالی پلاؤ
کی گنجائش ہوگی کہ پریزیڈنٹ کروگر کے لیے جیلخانہ کی
بھی تجویز کرلی۔ چنانچہ اخبار سٹینڈرڈ لنڈن لکھتا
ہے کہ کروگر کی قید کیلیے محل لانگ ووڈ صاف ہو رہا ہے
یہ وہ مقام ہے کہ جہان نپولین بونا پارٹ ۱۸۱۵ء
مین گرفتار کرکے رکھا گیا تھا۔ چونکہ وہ ایسا بہادر تھا
کہ اوسنے کئی سال تک انگریزون کو ناکون چنے چبوائے تھے
کسی ملک مین سلطنت نہ پائی۔ ہزارون بہادر سپاہیون کو
کاٹ پھینکا مگر آخر مین ہماری بہادر گورنمنٹ نے اسکو
دربدر پکڑ کر قید خانہ مین ڈالہی دیا۔ پریسیڈنٹ کروگر
کو بھی چونکہ ہماری گورنمنٹ نے بہادر تسلیم کرلیا
ہے اسلیے اوسکے لیے بھی یہی مقام تجویز کیا گیا
مگر خدا ہی ہے جو یہ تجویز پوری ہو جاے کیونکہ
جب اسکی خبر یہ پڑہ رہا ہین یہ بھی پتہ ملا کہ مردون
نے انگریزی مدبرون کو شیخ چلی سمجھکے خوب ٹھٹھے اڑائے
اور جب خبر عام ملا مین پھیلی تو اوسنے بہت جوش کے
ساتھ پریسیڈنٹ کروگر کی خدمت مین تسلی بخش عرضیان بھیجین
کہ آپ لندنی مدبرون کی خرافات پر ہرگز خیال نکرین
ہم اپنا اور انگریزون کا اب [illegible] صاحب ہو جاے
[illegible] ایک بچہ بھی باقی ہے کیسکن ہی نہین کہ بغیر اسکی جان
[illegible] نکالے [illegible] انگریزون [illegible]

اللہ رے جوش

ہم تو سمجھے تھے کہ اب فوجون کو ہماری بہادر فوج
نے دو چار شکستین ایسی دے ڈالی ہین کہ جسمین
ان کی کرامت پست ہوگی اور اون میدان
سمجھ گئے ہونگے کہ اب برٹش سے جنگ کرنا
اور فتح کا خیال رکھنا اپنی خیال است و محال است
و جنون کا مصداق ہے۔ مگر بھیا وہ تو اوندھے
بیٹھے ہین۔ خدا جانے کس وقت کی بلا
ہین کہ جسقدر ہماری فوجین انکو شکستین دیتی
اوسیقدر انکا جوش بڑھتا جاتا ہے اور لڑائی
ہمت ہارنا تو کیسا وہ تو ہماری فوجی افسرون کو
دیکھیان دیتے ہین اور سطرح انپر غراتے ہین
اور فوج کو لاکھون نا برٹش تاڑتے ہین کہ
شیر نے میرے اعلان کے جواب مین مجھے
اور اپنی قوم کو ڈانٹ بتائی۔ کہ جو شخص
کے ساتھ مقابلہ کرینگے وہم جہگا یا سیدلی
تو وہ فوراً گولی سے اوڑا دیا جائیگا
جان نثارون کو چاہیے کہ ہمت باندھ کر
جاین اور برٹش قوت کی ذرا بھی پرواہ
پریسیڈنٹ شین کو بڑا ہی جوشیلا
ہماری لارڈ رابرٹس بہادر کو بھی
جانے یہ ہماری فوج کیساتھ کیا کچھ کرے
مگر یہ جو کچھ کریگا اوسکا بڑا نتیجہ اخیر مین
پڑیگا۔ رعیت ترے براف دخنہ کرتے ہے
گورنمنٹ کا کیا بگڑ جائیگا۔ وہ ہمارے بہادر
کیا سکتے ہین۔ یہ ہماری عالیشان
بے حوصلہ گورنمنٹ ہر جو دو سلطنتون نے
ہے اگرچہ دو معمولی سی سلطنتین مین
ہے ایک مسٹر کروگر نامزد ٹرانسوال
شین نامزد [illegible] فری اسٹیٹ - یہ دو

تسلی جاکن ہی

بعض وقت تو ورود تسلی کر دیتا ہی انجانب تو خوشی منانے لگے تھے وہ چلتی کو دونے آگئے کہ کس سے بھاگ گئے ہار تا ہے۔ اب ہوتا ہے کہ ہی ہیں کچھ گھمنڈون کی دیر رنگ ہی ہے ہی بہادر فوج وہان پہنچ گئی ہے وہ ڈچون کو بھگا ... بہت سے بھاگ نکلے تھے۔ اور بھاگ گئے ہونگے اور بچو بھی ... میں بھگا ... ہم خوب لگے تھے اور بچے۔ اپنی فوجکی بہادری ... فتح لگا ... خان نے ساری امیدین خاک ملادین۔ ... مارچ کو ایک رپورٹ دیا کہ ... نسبت جو خبر تھی کہ انگریزی فوج قریب پہنچ گئی ... خوب لڑائیان ہو رہی ہیں یہ محض غلط ہے۔ ابھی تک فوج ... بھی نہیں ہوئی بلکہ ... کی تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ اس لئے ہمارے ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ... کے منصوبوں کا کہیں وہ علاج ... تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

توڑ ہی ڈالا

یارو۔ فوج بھی واللہ بڑی بیحیا ہی ہے کہ جو ہوگئے ہیں کہ جس قدر پٹتے ہیں اوسیقدر سر چڑھتے جاتے ہیں۔ ہم تو سرحدی وحشیون کو بھی سمجھتے تھے کہ بڑے سخت لوگ ہیں کہ جو گورنمنٹ سے جب چاہتے ہیں دو بدو مقابلہ کی ٹھہرا لیتے ہیں۔ گویا مرنا مارنا اون کے نزدیک ایک کھیل ہے۔ مگر یہ فوج تو اون سے بھی بڑھ گئے۔ اچھے وحشی لوگون سے ہماری گورنمنٹ کا پالا پڑا ہے۔ خدا خیر کرے۔ جس قدر یہ ہم منہ کی کھاتے ہیں اوسیقدر مرنے مارنے کو تیار ہوتے جاتے ہیں چنانچہ ملبیہ معفونٹین۔ اور براٹ فورٹ کے درمیان جو ایک پل بڑا مضبوط بنا ہوا تھا اوسکی حفاظت تو ہماری بہادر فوج نے بہت کی۔ مگر کل شکر کمبخت ڈچون نے حملہ کرکے اوس پل کو توڑ ہی ڈالا۔ اب کیا انہون نے اپنے خیال مین یہ سمجھ لیا ہوگا کہ ہم نے پالا جیت لیا۔ وہ گھبراتے کیون ہیں۔ ذرا ہماری فوج کے لئے امداد تو آنے دو پھر دیکھ کر اگر اونسے وہ پل چھین نہ لیا ہو تو کہنا۔

اب ذرا خیال آیا ہے

لے ہندوستان کے قحط زدہ لوگو ذرا خوش تو ہو جاؤ کہ سفید چمڑی والے زبان کو تمہاری ہمدردی کا خیال آیا ہے۔ رعایا کیا راجہ نوابون کو بھی خوش ہونا چاہئے کہ تمہاری وفاداری کا خیال انگریزون کے دل میں سما گیا ہے۔ لندن سے جو تار آیا ہے کہ ٹائمز نے ایک آرٹیکل مین ہندوستان کی مصیبتون کے متعلق بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے نوابون اور راجاؤن کی ہمدردی اور رعایا کی وفاداری کا خیال کرنا چاہئے کہ اونہون نے مصیبت کے وقت بڑی وفاداری سے ہمارا ساتھ دیا۔ اور اب چونکہ ہماری قسمت کا ستارہ بہت بلندی پر چمک رہا ہے (بینک) تو ہمین چاہئے کہ ہم ہندوستان کے قحط زدون کی امداد کرین۔

لو! اب کیا چاہتے ہو۔ اچھلو۔ کودو بغلین بجاؤ۔ ولایتی اخبار تمہاری ہمدردی پر کمربستہ ہو گئے ہیں کہ اپنے صاحب بہادر ... تمہاری امداد کی درخواست کر رہے ہیں۔ اب بتاؤ ...

کرزن گزٹ کی تحریر

انجانب پچھلے ہفتہ یہ تو لکھ چکے ہیں کہ ... کا ... لئے سلطنت عثمانیہ کی ... اور ... گزٹ خبرین شائع کرتا ہے اگرچہ ... سے ... دولت اسکی ... اور ... دیکھ رہے تھے مگر ہمیشہ ... کر ... سے ... اور ... ہی ... نہیں ... ہو گیا ...

خوب موقع تاکا

طاعون ملعون بھی کیا بدذات ہے اسنے جو دیکھا کہ ... بہادر تو کلکتہ سے چلے جاتے ہیں۔ ... اب ... سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کھا کے شملہ میں زندگی بسر کرینگے اب ہم اپنے دور دورے کی ٹھہرائے کمبخت نا شدنی نے وہاں کی مخلوق پر دو دو ... شروع کر دئے لگے دو چار ہی ... لگے گرد ... تم جا تو ... بات کہا ... اس کے ... حملہ کی تاب کب لا سکتے تھے۔

دل توڑ ڈھکیلا

لندن ٹائمز نے خوشقسمتی سے کالا لوگون کی سفارش کی ہے کہ انہون نے اپنے پیٹ کاٹ کر جنگ ٹرانسوال میں چندہ دیا۔ حالانکہ قحط نے انکا حال تباہ کر دیا ہے مگر انکا دل ایسا ہوتا ہے کہ اپنی گورنمنٹ پر جان و مال سے صدقے ہونیکے لئے تیار ہوگئے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ جنگ ٹرانسوال سے فارغ ہو کر ان وفاشعارون کی ہمدردی ... زبانی دلجوئی ...

بوسہ کی تجارت

یورپ مین لیڈیان تو بوسہ فروخت کر کے ہزارون روپیہ جمع کر ہی لیتی تھین۔ امریکن لیڈیون نے بھی یہ تجارت شروع کر دی۔ اونہون نے جو دیکھا کہ اس مین قوم کی بہبودی بھی اور اپنا نام بھی اس کے علاوہ لب پر مزا بھی آجاتا ہے۔ اور کچھ گرہ سے جاتا بھی نہین تو اونہون نے سوچا کہ اس تجارت سے ہم کیون محروم رہین۔ چونکہ تہذیب شائستگی مین وہ یورپین لیڈیون سے کم نہین وہ بھلا ایسے کار خیر سے کیون چوکتین۔ اونہون نے غور کیا۔ کہ یورپین لیڈیون نے بوسہ فروشی کو پیٹنٹ تو کرا ہی نہین لیا اس لیے اونہون نے بھی بوسہ فروشی کی ٹھہرا دی۔ چنانچہ امریکا مین ایک خوبصورت لیڈی نے مجمع کثیر مین آواز بلند کہا کہ مین کسی فقیر صاحب کے واسطے کچھ روپیہ جمع کرنا چاہتی ہون جس کا جی چاہے میرا ایک بوسہ ۲۰ پونڈ (۲۰۰ روپیہ) مین خرید لے۔ اوسکا اتنا کہنا تھا کہ فوراً ایک بیپسی صاحب جنہین بانی نامی نے ۲۰ پونڈ دیکر سب کے سامنے ایک خوش لقے دار بوسہ اوڑا لیا۔

ہمکو تعجب ہے کہ یہ قوم جو ہر بات مین یورپینون کے قدم بقدم چلتی ہے۔ پھر وہ دوسری قوم سے بوسہ خریدنے کی کیون محتاج ہے اپنی ہی قوم مین رائج کر کے بوسہ فروشی کی اشاعت کیون نہین کر دیتی۔ تاکہ اسکا روپیہ دوسری قوم کی مٹھی مین نہ پہنچنے پائے۔ اور گھر کی بات گھر ہی مین رہے۔

ہندوستان مین جو اعلیٰ درجے کے مہذب ہین جب تک کانفرنس کیلئے بوسہ فروشی کو غنیمت نہین سمجھتی تو پھر پارسیون کو بھی جائز کر دینی چاہیے تاکہ قوم مہذب سمجھے جائین۔ پیروی ہو تو پوری ہو آدھا تیتر آدھا بٹیر والا حساب ٹھیک نہین۔

ابھی تک دماغ ٹھکانے پر نہین آیا

مسٹر کروگر ابھی تک دون کی لے رہے ہین۔ اور اون کے دماغ سے ابھی کشت و خون کا فاسد مادہ نہین نکلا۔ بلکہ اور زیادہ سرایت کرتا جاتا ہے باوجودیکہ دو چار شکستین ایسی بڑی بڑی ہوئین کہ جن سے اون کی فوجکے اوسان باختہ ہو گئے اور قرب جوار کے دیہات کے ڈچون نے جب ہوا کا رخ بدلا دیکھا تو برٹش کی اطاعت قبول کرنا شروع کر دی۔ مگر مسٹر کروگر کے خیالات میں ابھی تک کسی قسم کا فرق نہین آیا۔ اور اوسنے تمام فوج کو دم دلاسا دیکر پھر مرنے مارنے پر آمادہ کر دیا جو برابر برٹش فوج پر حملہ کرنے کی فکر مین لگی ہوئی ہے۔ اور اپنی قوت کو بڑھاتی جاتی ہے۔ مسٹر کروگر نے جو لارڈ سالسبری کو جو شرائط صلح کی بھیجین۔ وہ ایسی تھین کہ جن کو دیکھکر لارڈ موصوف نے بھی نامنظور کر دیا۔ اب ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ کیسی شرطین ہون گی۔ مگر مسٹر کروگر ابھی اوسی ہٹ پر جمے ہوئے ہین۔ اخبار نیو یارک کے ایک نامہ نگار نے مسٹر کروگر سے ملاقات کر کے صلح کے بارے مین کچھ بات چیت کی جس سے معلوم ہوا کہ مسٹر کروگر ابھی اوسی ہٹ پر اڑا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ لارڈ سالسبری کو جو صلح کی شرائط ہم لکھ چکے ہین اگر اونکو صلح منظور ہو تو خیر ورنہ ہم جنگ کے واسطے ہر طرح مستعد ہین اور مسٹر کروگر نے یہ بھی بیان کیا کہ مین نے سنا ہے کہ فوج قیدیون کے ساتھ مہربانی نیز اچھا سلوک نہین کرتی۔ اگر یہ سچ ہے تو وہ برٹش قیدیون کے حق مین کانٹے بوتی ہے۔ اوس سے ڈر لگتی کہ برٹش قیدیون پر ظلم کر کے بدلا لین گے اور اسپر ظلم کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھیں گے۔

اخبار کوتوال کو ڈانٹ

اب یہ لوشیر ملٹ نے اچھا اختیار کیا ہے کہ ہم اوپر الزام لگاتے اور اون سے جواب طلب کرین وہ الٹا ہمارے ہی سر لیتے ہین اب بتلا کیا علاج کیا جائے کہ جب فوج گھر جاتے ہین سفید جھنڈی دکھا کر امن چاہتے ہین۔ جب ہماری فوج امن دیکر اور کے بڑھ کر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کمبخت اپنا مورچہ پاکر باڑھ مارتے ہین کہ ہماری فوج کے بہت بہادر مثل کبوتر کے لوٹنے لگتے ہین اور یہان کو صبر کر کے دم توڑتے ہین۔ اور ہمارے افسر اون کے سردارون سے شکایت کرتے ہین تو کمبخت الٹا ہم ہی پر الزام لگاتے ہین۔ اس سے اور بھی جلتا ہے کہ چوری اوپر سینہ زوری۔ لارڈ رابرٹس پریسیڈنٹ شٹین کو ۱۱ مارچ کو تار دیتے ہین کہ بجے جو تم نے سفید جھنڈی کے دھوکے کا الزام لگایا پریسیڈنٹ شٹین نے بڑے زور کے ساتھ اوسکی تردید کی بلکہ الٹا ہمپر ہی الزام لگایا ہے گستاخانہ طرز مین لکھتا ہے کہ تم جیسے دھوکے کا الزام لگاتے ہو ذرا اپنے گریبان مین تو منہ ڈال کر دیکھو کہ برٹش فوج نے تمام پنجاب اور دوسرے کئی مقامات سفید جھنڈی دکھا کر ہماری فوج کو دھوکا دیا۔

لارڈ رابرٹس اسکے متعلق تار ہی کے ذریعہ سے فرماتے ہین کہ پریسیڈنٹ شٹین سے تو امید تھی کہ ہماری شکایات کا جواب معقول دینگا مگر اونسے تو الٹا ہمپر ہی الزام لگایا اسلئے اسکے متعلق زیادہ گفتگو فضول ہے۔

ڈچون کا غصہ

ہم تو سمجھے تھے کہ ہماری بہادر فوج ہی بڑی غصیل ہے۔ مگر ڈچون کا غصہ تو اللہ کی پناہ۔ یہہ وحشی ہر بات مین خلاف رنگ پیدا کرتے ہین غصہ دکھایا تو وہ بھی ایسا بیہودہ کہ میر منشین کے ڈچون کو توپون سے ہی اوڑا دینے کی ٹہرا دی مگر خیر گذری کہ لارڈ رابرٹس پہنچ گئے جو اون کی جان بچگئی۔ اگر ذرا دیر بھی ہماری فوج نہ پہنچتی۔ تو بڑی دقت پڑ جاتی۔ اصل مین ٹرانسوال کے ڈچون کا غصہ میر منشیون کے ڈچون پر اس وجہ سے تھا کہ اونہون نے جو انگریزی اطاعت قبول کی اسپر ٹرانسوال کے ڈچ بہت ہی برافروختہ ہوئے۔ اور انہون نے وہان کی رعایا کو گولہ باری کی دہمکی دی۔ اور کہا کہ یا تو برٹش گورنمنٹ سے منحرف ہو جاؤ اور کسی حال مین اطاعت قبول مت کرو۔ نہین تو ہم تمام شہر کو گولون سے اوڑا دینگے۔ رعایا مذبذب تو ہو گئی تھی کیونکہ ادہر تو مہربان برٹش گورنمنٹ کا خیال اودہر ان ظالمون کی دہمکی کا خیال ایسے وقت مین رعایا مذبذب نہو تو کیا ہو۔ مگر بہت اچہا ہوا کہ لارڈ رابرٹس اسکی خبر پاتے ہی وہان پہنچگئے۔ اس لئے وہ تمام رعایا مستقل ہو گئی۔ ہمین امید ہے کہ اب رفتہ رفتہ قرب وجوار کے دیہاتون کی تمام ڈچ رعایا ہماری گورنمنٹ کی فرمان بردار ہو جائیگی۔ کیونکہ وہ سمجہہ گئی کہ اب ڈچون کا آخری وقت ہے پانا دار پھر گیا ہے۔ رعایا کا تو یہ حال ہے کہ جس کا پلہ زبردست دیکہتی ہے اوسکی طرف جہک جاتی ہے۔ ہزار غرض کیا کہ وہ خالص [illegible] جاتی ہے اور بھی غرض [illegible] کی آواز ہے۔

یہہ تو کچھہ نہ کیا

ٹرانسوال کی درخواست سے سلطنت متحدہ بیچ بچاؤ کیلئے مستعد ہوئی تھی مگر ہماری گورنمنٹ بہادر نے ایسے دھتکار بتادی کہ ہم اپنے کیس کی سفارش نہین مانتے۔ ٹرانسوال کو اگر صلح کی خواہش ہو تو سیدھا ہمارے حضور مین پیش ہو کر گڑگڑائے۔ ہماری اطاعت قبول کرے تو ہم اوسکی جان بخشی کرینگے۔ ورنہ ہم تو ٹرانسوال کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے اور ٹرانسوال پر اتنے گولے برسائینگے کہ تمام ڈچ زمین مین دہنس جائینگے۔ دہنستے تحت الثریٰ سے کرہی مین اسفل تک اوتر جائینگے۔ امریکہ بیچارہ عدر وار ہے سب جنگ کے اپنا سا منہہ لیکر رہ گیا۔ اسپر اسنے بہت کچھہ پیچ و تاب کہایا۔ اسکو تو یہ امید تھی کہ برٹش گورنمنٹ دوستانہ طریق سے ہماری سفارش پر غور کریگی مگر اسنے تو ٹکا سا جواب دیدیا جس سے امریکہ کی عزت کرکری ہو گئی۔ اس جواب کا وزارت امریکہ پر ایسا اثر پڑا کہ سب نے انجمن لال پیلی کر لین۔ امریکہ مین دو فرقے ہین۔ ایک ڈیموکریٹک۔ دوسرا ریپبلکن۔ پہلا فرقہ تو ہمیشہ سے گورنمنٹ انگلستان کا جانی دشمن ہے مگر ان دوسرا فرقہ ہمارا خیر خواہ ہے اور آجکل اوسکی وزارت کا زمانہ ہے یہی وجہ ہے کہ ٹرنسوال جنگ مین امریکہ بیچ مین پڑ کر دو چار۔ ورنہ وہ تو بہت روز سے انگریزون سے کھٹکا ہوا ہے ریپبلکن فرقہ کی وزارت کی وجہ سے وہ دخل در معقولات نکرسکا لیکن غضب تو یہ ہوا کہ ہماری بہادر گورنمنٹ نے جو امریکہ کی سفارش اوس کے منہہ پر مار دی اس سے وہ فرقہ بھی جو ہمارا خیر خواہ تھا بگڑ گیا عجب نہین جو امریکہ بھی ہماری گورنمنٹ سے الجہہ پڑے۔ وہ بھی آج سال بہر جنگی تیاریان کر رہا ہے اور اس کے جنگی جہاز بھی [illegible]

ابھی مہم باقی ہے

باوجودیکہ ہماری بہادر فوج نے اسقدر کہ ڈچون کا قصہ تمام کر دیا مگر وہ کمبخت ایسے بیحیا ہین کہ اپنی شرارت اور لڑائیون سے باز نہین آتے وہ جانتے ہین کہ چوری چوری سے جاتے ہی ہیر پہیر سے ہی جاتے۔ وہ اب ویسے کیسا ہی حملہ نہین کر سکتے مگر چوری چھپے ان حملون سے بھی باز نہین آتے۔ ہماری فوج کی تاک مین لگے رہتے ہین جہان دیکہا کہ انگریزی فوج تھوڑی سی ہے دہاوا بول پڑے۔ چنانچہ مقام وارش کی ندی پر ہماری کچھ فوج حفاظت کے لئے پڑی تھی۔ ڈچون کی فوج لادارثی سمجہکے اوسپر آپڑی۔ ہماری بہادر فوج کو اونہون نے گہیر لیا بری طرح تھا مگر اس فوج نے خود مدد کو پہونچی اس نے ڈچون کے پرخچے اوڑا دئے تو دیا تو اس لشکر مین لگے ہوئے تھے کہ تمام انگریزی فوج کو اڑنگ مین پہانس کر کمپ کی کمپ صحیح و سالم لیجاوین مگر ہماری بہادر فوج کے بعض جانبازون نے اونکو اپنا بچانا مشکل پڑ گیا سر پر پاؤن رکہکے اوڑنچھو ہو گئے۔ ہماری فوج نے اون کا پیچہا تو کیا۔ مگر زیادہ آگے بڑھنا مناسب نہ سمجہی اسلئے لوٹ آئی۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ خدا نے خیر ہی کر لی۔ ورنہ وہ کمبخت تو اس تاک مین آئے تھے کہ برٹش فوج کو الگ ہی اوچکا لیجائین۔ جنرل کرونجی اور اوسکے ساتھہ چار ہزار فوج کو جو ہماری بہادر فوج نے اڑنگ مین پہانس لیا ہے۔ ڈچ اس تاک مین لگے ہوئے ہین کہ کوئی ایسی ہی ہماری بھی کمپ اڑالیجائین کہ اسکا بدلہ ہو جائے مگر بیچاری ہماری بہادر فوج انکے ہتکنڈون سے خوب واقف ہے یہہ ہر طرح کیل کانٹے سے درست اور چاق و چوبند ہوشیار ہے جس بل جاہین فوج مقابلہ کر لین

معرکہ آرائی و [illegible]
دہلی میں جمعہ کی نماز کا اتفاق

حضرت [illegible] مولوی [illegible] بمبئی پنچ بہادر - بڑے
[illegible]
[illegible] دوکاندار اتفاق کر کے
[illegible] دوکانیں [illegible]
[illegible] پیچھے [illegible] بیماروں
[illegible]
[illegible]
[illegible] فضل و کرم سے [illegible]
[illegible] دوکانداروں میں [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] ایمان والے
آئین [illegible] - اور انہوں نے اتفاق کر کے
[illegible] دوکانیں جمعہ کے دن بند کریں [illegible]
بعد نماز کے اپنا کاروبار جاری کیا - [illegible]
[illegible] جمعہ کو [illegible] شہر کے
[illegible] دوکانداروں نے دیکھا کہ یہ
[illegible] - انہوں
نے بھی اپنی دوکانیں بند [illegible] اور نماز کو
[illegible] اس بات کو [illegible]
[illegible]
[illegible] نماز کے بعد دکانیں
[illegible] کوئی کاروبار نہیں کرتا
[illegible] کی بات ہے کہ [illegible] دوکاندار
[illegible] معاملہ سے الگ ہیں اور وہ
[illegible] خدا [illegible]
[illegible] خیال نہیں کرتے [illegible]
[illegible] - ایک [illegible]

میں اگرچہ [illegible] انہوں نے دوکانیں نہ بند کیں —
تو لیکن میاں کی کچہری میں انصاف کی عرضی بھیجے
سے پہلے نابدولت اوکے نام کی پنچ بہادر سے
[illegible] پہونچا ہے صفحہ میں [illegible] ڈر دو
گے بیدعزت جلی قلم سے - پنچ فرماویتے ہیں بڑے
افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اور غریب غرباء دوکاندار تو
بیچارے صبح سے نہانے دھونے کا فکر کریں اور
نماز کے بعد دوکانیں کھولیں — اور انکو خیال نہو
— اور پھر [illegible] اور ہوتے ہیں —
افسوس اس نااتفاقی نے ہندوستان کو دولتوں
جہاں سے کہو رکھا ہے - یہی نااتفاقی ہے کہ جسنے
ہمکو [illegible] کے دینی بھی نذر کیا - یہی نااتفاقی ہے
کہ ہمارے ملک [illegible] - یہی نااتفاقی ہے کہ
ہمارے روزگار میں ترقی نہیں ہونے دیتی
یہی نااتفاقی ہماری قوت بازو کی کمائی ہماری
اولاد کا عمر بھر کا سرمایہ ذرا ذرا سے جھگڑے کروا کر
عدالتوں میں صرف کرا دیتی ہے - یہی نااتفاقی ہماری
بیویوں اور ہماری اولاد میں جاگکر اکر ہمکو
دنیا میں وہ ذلت دیتی ہے کہ ہم دنیا میں منہ
دکھانے کے قابل نہیں رہتے - یہی نااتفاقی ہمپر غیر
قوموں کو [illegible] بنا دیتی ہے - اے نااتفاقی
کے تخم پیدا کرنے والو — اے نااتفاقی کے
بیج بونے والو - ذرا اس پاک مسجد سے [illegible]
[illegible] یہ دنیا کارخانہ چند دن کا ہے
سب کچھ یہیں چھوڑ جانا پڑیگا اور ہمکو صرف اپنے
نیک عمل لیکر جانا ہوگا — فقط

راقم

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

بقلم
خیرخواہ قوم صلح کل آسانی محمد بلبل [illegible]

اونٹنی کہاں بیٹھی نہ جن جنتا

[illegible] نوکر و لال جناب مولوی
مفتی [illegible] جناب صاحب - [illegible] علماء طلبہ
بعد تعظیم و تکریم جناب علیہ الرحمہ [illegible] محبوب [illegible]
البشر [illegible] تسلیم و آداب و بندگی سے [illegible]
فراکر بارگاہ والا میں تحفہ پیش کرتے ہیں - امید کہ اقبال
[illegible] تمنا کے ہاتھ [illegible] قبول [illegible]
بی صاحبت خانم [illegible] سے مذکورہ
الصدر کے پنچ [illegible] گوشہ عدم میں [illegible]
کے [illegible] - [illegible] جناب علیہ الرحمہ کو ایک تو
قدرت ہی نے رنگیلا چھبیلا [illegible] طرار بنایا اور پھر
اوپر عشق کے رنگ نے رنگ کر ادھر بھی سونے میں سہاگہ
کی چاشنی ڈالدی - مسند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا
جسکا یہ اثر پڑا کہ غریب [illegible] کے جان کے لالے پڑے
[illegible] یار وحشت [illegible] - اللہ میاں نے تو انکو ایسا
بنایا [illegible] کیوں لالے پڑنے لگے —
خدا نگہ رکھے - غریب [illegible] بادہ نوشی [illegible]
پھر گئے - [illegible] صیاد کی طرح دام نظر میں ہم کے
دم میں پھانسنا نابدولت کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے
اتفاقیہ کوئی [illegible] اپنی عیاری اور چالاکی سے [illegible]
[illegible] ہو جائے تو [illegible] الحق
[illegible] جناب کو ضرور [illegible]
یاد کیا گئے - جناب [illegible]
جیسے کاٹے کا منتر نہیں - ایک نہیں صدہا شہادتیں
[illegible] بیان کیلئے پیش کر سکتے ہیں - ابھی ایک چھوٹی
سی [illegible] بمبئی میں [illegible] خانم آجکل
کوئی [illegible] چال سے [illegible] - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہایت تزک و احتشام سے عنس نزول تھے
فرماتے بھی کرتے تھے تعریفیں ایک ہما ہانک

سو فرمایئے [illegible] ان سے
مجھ کو نہیں انکھیں [illegible] بے شوق سے
قدم بڑھائے چلے ہی گئے۔ قبلہ مجھ کو ڈر تھا
کہ بلبلا ہی جاؤں قربان جاؤں۔ اسی میں تھم پڑا
دوسرا اور کہ حد انگشتان کو پہنچ آگئے۔
تمہی نظر یا کہ کی آفت تھی یا نظری دل کی آفت تھی
اور ہندو ورنگ بمصداق۔ اچھی صورت
کے دیکھتے ہی سودائی۔ بڑے بڑے شہرا و لٹو ہو گئے
قبلہ پہلے پہل تو وہ دل اور کی رجا ہو گئی رہی گرواہ
واہ کر اسے جانیں کہ اس جری خوشنماز کے تکے کس قدر
بہتر کی آرام و راحت ہو گئی ہے۔
گر تیغ جفا [illegible] اگر [illegible] وہاں شاید [illegible]
بمبیا تھا [illegible] صورت پر [illegible] زینت [illegible] اور جانیں
میں حضرت لغلق نے نمازی شروع کی۔ [illegible]
قلعے [illegible] سلسلہ جاری کیا
آخر تمام مذکورہ نے رفتہ رفتہ ہاتھ پاؤں نکالے
[illegible] جس کی [illegible]
کرنے لگیں۔ مابدولت نے دیکھا کہ یہ تو بری ٹھہری
جھٹ دھتکار کر دھتا بتلا دی۔ کہ چل دور ہو۔
تو بری ہرجائی تو اپنا بھی کچھ ہمراہ تو نہیں اور [illegible]
[illegible] کہ تب بھی نکتے ہیں مگر [illegible] آپنے
بھی [illegible] اسے کہ تن بدن ٹک کا خیال گیا
آسمان کیا عرض کروں عجب پھنسا جو تک کے بال اپڑا
تھا کچھ [illegible] دنوں میں چڑیل لے چوس کر رکھا
[illegible] چار کر چھوڑا۔ اب قبلہ خدا ہی خدا کرکے
جان بچی ہے۔ تو شاید مضمون نے طول کھینچا
شروع کیں۔ کبھی ایک جملہ سے دکھلائی اور
[illegible] تھا ہی تحریر
کام لیا [illegible] بات سے

خوب [illegible] جس کی [illegible] محبت [illegible] بھی ہنسی سے تو بھی نہیں
ابھی ابھی مابدولت سر ہیور رہا گئے اسی [illegible]
تھے کہ رفتہ ہوا سر آتما عجب ہی عالم تھا مضامین کے
پرے باقاعدہ ایک حسین جنگجو کے کمانیں آراستہ
نظر آئی جس جس کی جاں کی دلفریب صورت ابھی ہماری
نظروں کے سامنے ہے۔ قبلہ کیا عرض کروں وہ [illegible]
اجزائے خاک سے با نور رشتہ۔ اوہ وہ بوٹا سا قد بے
بانمونہ گلشن۔ غضب کی آنکھیں جن میں [illegible] جوبن
کہیں گل ہی کہیں خار۔ کہیں سیب کہیں گلنار کہیں
بادام ہیں کہیں چنار۔ کہیں سنبل ہے کہیں دانہ انار
کہیں غنچہ ہے کہیں نرگس بیمار۔ غرض وہ شوخ و شنگ
غیرت لعبتان فرنگ سراپا بہار رشک گلزار [illegible]
مع حرکات ناز و کرشمہ کیسی اور افسر حسن و خوبی کے
ساتھ جنگ ٹرانسوال کے متعلق یوں گویا ہوئے

وہی شوخ :- اے ہاں کہو بہن حمیدہ تمہارے میاں تو
ہفتہ وار بیچتے ہوں گے۔ کیا خبریں ہیں۔ [illegible] سنتی ہوں کہ
جنوبی افریقہ میں ملکہ معظمہ سے بڑی گھمسان لڑائی
ہو رہی ہے۔

حمیدہ :- کیوں حسنی تمہیں ایکبار سمجھایا۔ دو بار
سمجھایا۔ اپنی ٹوک جھوک سے باز نہ آؤ گے۔ اچھا باز
لیتے ہیں۔ اور شوق سے لیتے ہیں۔ پھر مسکرا کر [illegible]
تم کیوں بکی جاتی ہو۔

حسنی :- اے لو اور سنو۔ ایک شد و دو شد [illegible]
بی درخواب چھیڑا [illegible]۔ میں نے تو کہا تھا اخبار
لیتے ہوں گے۔ اور آپ کچھ اور کہہ بیٹھیں۔ واقعی
ہے [illegible] بقدر ہمت اوست۔ چلو الگ کرو
ہو گا۔ کہو۔ کیا خبریں ہیں....

حمیدہ :- بہن کیا کہوں۔ وہ دیکھو [illegible]
ہے۔ لکھنؤ سے ہر ہفتہ آتا ہے۔ اے ہاں۔ توبہ
بھلا سا نام ہے۔ دیکھو منہ میں ہے زبان پر نہیں آتا
ہاں ہاں اودھ اخبار پہلے پہل اس میں [illegible]
خبریں ایسی متوحش لکھی ہیں کہ خدا کی پناہ۔ او دو۔
نجانے کتنے ہزار سپاہی وفاداری کا ثبوت دیتے
ہوئے نذر اجل ہو گئے۔ اور ظالم بڈھوں نے نجانے
کتنے سو بہادروں کو [illegible] کلیجہ منہ
کو آتا ہے "تلوار کے گھاٹ اتار" (خدا بچائے)

حسنی :- سنا ہے یہ ذرا سی حکومت اور [illegible]
اتنی سی جان اور یہ طوفان۔ واری اور صدقے جاؤں
ہوئی برابر میں بھی ہوں شاہ کی خالہ.....

حمیدہ :- لے بوا اسکے علاوہ جو بڑے بڑے
افسروں کو گھیر لیا تھا وہ الگ۔ قلعہ لیڈی سمتھ کو
الگ گھیرا تھا۔ کمبرلے میں الگ ظلم کیا تھا جرنیلوں
نے سامان رسد نہ ہونے سے گھوڑوں کو کاٹ کاٹ
پیٹ پالا۔ مگر صدقے اسکی کبریائی کے۔ اب تو گویا
پانسہ ہی پلٹ گیا۔ جنرل رابرٹس کی کارنمایاں
کوششوں سے سب عقدہ لاینحل رفتہ رفتہ
کھلتے جاتے ہیں۔ کمبرلی اور لیڈی سمتھ کے
محصورین تو اب خدا کے فضل سے بیک بینی و دو
گوش صحیح و سالم چھوٹ آئے۔ اور بڈھوں کے
قدم بطرح اکھڑ رہے ہیں۔ سنتی ہوں کہ [illegible]
مضبوط مورچوں سے دم دبا کر [illegible] جان بچائی

حسنی :- خدا کرے۔ انکا بیج ہی ستیاناس
ہو جائے۔ موئے بڈھوں نے بہت اودھم
مچایا تھا۔ وہی مثل ہے چھوٹا منہ بڑی بات۔
ہماری بہادر فوج تو انکا لحاظ کرتی تھی۔ اور
وہ موئے سر پر ہی چڑھے چلے آتے تھے۔
بڑی بوڑھیوں نے سچ کہا ہے۔ منہ لگائی ڈومنی
سر پر چڑھ آئی۔ [illegible] تھے نا۔ ہماری بہادر
فوج جو خود انکے ہاتھوں کمی۔ اور [illegible]
میں زندہ جلس گئی اسکا احسان تو نہ مانا۔ [illegible]
اور ایسی [illegible] (باقی) [illegible] سنبھالا ہوش تو
[illegible] ہمیں تو موت ہی آئی شباب کر چلے

بقلم

مدت بعد آئی

رنگیلے چھبیلے پنچ بہادر ہوت! اس بیمر کی لینڈ ... کے حضور میں سر رکھتا ہوں اگر قبول فرمانے کے قابل نہ ہو تو کوہستان میں علامہ محی الدین کشمیری کے کارخانہ میں ... واسطے محفوظ رکھنے کے کہ اونکو ... کوشش ... بیدار کرتے کرتے اونگھتے سو جائیں گروہ بنیش بھی نہ کر سکے ۔

لے بیچو وہ آگئی ۔ اے بھائی خیر تو ہے کیا آگئی کیا کسی پر آپکی طبیعت آگئی ۔ جی نہیں ۔ تو پھر وہ کیا آگئی؟ اجی حضرت آگئی اور وہ آگئی اور یہ آگئی ۔ ہین ہین خیر باشد ۔ کہیں آپکو جنون تو نہیں ہو گیا ۔ جو ایسی واہی تباہی اڑانے لگے ۔ آخر کچھ کہو گے بھی کیا آگئی ۔ کہیں ٹرنسوال کی شامت تو نہیں آگئی ۔ واہ حضرت واہ آپ بھی اچھے بوجھ بجھکڑ نکلے واہ انکلی ... کیا کہتے ہیں اور آپ کہاں کی سمجھتے ہیں ۔ اجی حضرت آگئی ۔ یا اللہ تیری پناہ ۔ کس سڑی سے پالا پڑا ۔ ارے کیا کسی پر طبیعت آگئی ۔ یا تم پر کوئی آفت آگئی ۔ یا کہیں قیامت آگئی ۔ یا سرحد افغانستان پر روسی فوج آگئی ۔ یا برٹش فوج ... لوگوں کو پسپا کرکے واپس آگئی ۔ اجی حضرت سرحد افغانستان پر روسی فوج آگئی تو ہمارا کیا کر لے گی ۔ اودھر سے اودھر وہ ڈنا ڈن اور دھوا دھوں گولے برسیں گے کہ روسی فوج کو چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا ۔ او بس اب تو آہی گئی ۔ لاحول ولا قوۃ عجیب بانس سے پھر وہی بے تکی ہانکنے لگا ۔ اجی حضرت آپ بھی غضب کرتے ہیں کیوں پاجامہ سے باہر ہو جاتے ہیں مجھے اب میں بتاتا ہی چاہتا ہوں ۔ وہ آئی وہ ...

ہولی آگئی

اور اوسکے ساتھ گرمی بھی آگئی اور سرگرمی بھی ساتھ کہ وقنا ربنا عذاب النار ۔

اور یہ ہولی بیگم کی ترجیح پوچھئے ہی نہیں غضب کا شہنا ہے قیامت کا نخرا ہے ۔ یا خوبرو گوری ... ہوجہ ... گذرتے فرش فروش ۔ گھبرا یاتا ... لوٹا ... چکا ۔ ... گوگر ... وغیرہ وغیرہ تمام چیزیں بیچ کمبخت کے نذر کر گئے اور پھر بھی پورا نہ پڑا ۔ قحط خان کی جان کو رو رو کے پیٹ پیٹ ہی رہی تھا اور یہ آئی تو زیور سے گوندی کی طرح لدی پھندی ہر قدم پر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی زعفرانی کھیتوں پر مسکراتی ہوئی ۔ مخملی فرش پر اٹھلا اٹھلا کے پاؤں رکھتی ہوئی ۔ گلے میں چمپا کلی اور چندن ہار کانوں میں خوشنما سنہری بالیاں ۔ پاؤں میں دانے دار بوٹ ۔ واللہ تم نے ہی اچھی خاصی قبول صورت دولھن کی تصویر کھینچ دی ۔ ان پہ تو فرمائیے وہ بالیاں کسکی تھیں؟ کیا سونے کی تھیں ۔ نہیں میاں ۔ گیہوں کی تھیں ۔ اچھا وہ بوٹ کیسے تھے ۔ وہ چنوں کے تھے ۔ اے سبحان اللہ ۔ یہ خوب گنا تبایا ۔ مثل مشہور ہے ۔ بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں ۔ آپ تو کال کے مارے ہوئے ہیں آپکو تو گیہوں چنے ہی سوجھیں گے ۔ بس حضرت معاف کیجئے ۔ بندہ رخصت ہو ۔ آپ د ۔ ف ۔ ہو ۔ ورنہ کوئی بھوکا بنگالی ہماری آپ کی باتیں سن پائے گا تو بوٹیاں نوچ کھائے گا ۔ کیونکہ آجکل قحط در قحط کا زمانہ ہے عموماً لوگ اناج کی صورت دیکھنے کو ترس رہے ہیں اور وہ تو ہمیشہ کے بھوکے مشہور ہیں ۔ گیہوں چنے کا نام بھی سن لیں تو ... ہو جائیں گے

راقم

شیخ زین الدین آفت ۔ لنبو ڈھانہ

خدنگ نظر کی سخن سنجیاں

اور اوسکے سخن فہمی

ستم

تو شعر مگو کلام بے معنی را ۔ در شعر و سخن نہ ... دعوی را ... تیم در ... معنی ... لفظی بادرگر ... معنی را

حضور پنچ بہادر التسلیم مع التکریم ۔ آجکل شاعری کی وسیع دنیا میں مہمل گوئی و ہرزہ درائی کا مفسد غلیظ اور کثیف مادہ کچھ اس کثرت سے پیدا ہوا ہے کہ اسکے ابخرے "پلیگ جرمز" کی طرح ساری ہوا میں ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۔ خدا محفوظ رکھے انکا زہریلا اثر تو مشق مبتدی شعرا ہی کی طبیعت تک محدود نہیں رہتا ہے ۔ جو اس کوچہ میں قدم رکھتے ہی لے استادی کے زعم باطل میں بے تکی اڑانے لگتے ہیں ۔ بلکہ کہنہ مشق و دبیر ... فکر شاعروں کے دماغ بھی اس خراب ہوا کے اثر سے بگڑ گئے ہیں اور اونکی بھی طبیعتیں اس لاعلاج مرض میں مبتلا ہوگئی ہیں ۔ اگر اسکا انسداد بطور حفظ ما تقدم ابھی سے نہ کیا جائے گا تو یقین ہے کہ پھر اسکا تدارک امر محال ہو جائے ۔ سخت اندیشہ ہے کہ موذی مرض بڑھتے بڑھتے لازمی کے درجہ سے تجاوز کرکے متعدی کے درجہ کو نہ پہنچ جائے ۔ لہذا خاص اسکی صفائی کا محکمہ جداگانہ قائم کرنے کی غرض سے ... خدمت کیجاتی ہے ۔ امید کہ صیغہ مذکورہ کے اجرا کی کوشش میں آپ بھی بقدر منزلت حصہ لیں گے ۔ تاکہ بہت جلد اس بلائے ناگہانی سے نجات ملجائے ۔

تھوڑے ہی عرصہ کا ذکر ہے کہ معروف و مشہور خدنگ نظر کے سخن فہم ایڈیٹر بھی اسی ابتلا میں آگئے ہیں ۔ ایک سطر کی مہمل و بے معنی مادہ تاریخ کو اپنی دانست میں بامعنی سمجھکر درج گلدستہ کر دیا ہے

گو تاریخوں کا انتخاب نہیں کیا جاتا مگر پھر بھی ہم کو بقدر ہمیار شوق ہے کہ کوئی بھیجے یا اہل نظر مادہ درج ہونے پائے اسوقت ہمارے روئے سخن شعر تاریخ مرقومہ کے موجد ایڈیٹر صاحب ممدوح کیطرف ہے کیونکہ ہمنے پرائیویٹ طور پر آپسے اسکی نسبت دریافت کیا تھا۔ جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کا مادہ مہمل ہی تھا مگر کہیں اس سے بھی بڑھ گیا۔

سراسر سوال از آسمان و جواب از ریسمان والا مضمون ہے۔ شاید جناب ناظر نے ہماری تحریر کے نفس مطلب پر پہلوؤں پر اچھی طرح نگاہ نہیں ڈالی۔ ورنہ ایسے شخص سے کبھی ایسی قابل تعجب لغزش نہوتی۔ خیر ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ وہ سمجھیں یا نہ سمجھیں ہمارا کام سمجھانا ہے سمجھا دیتے ہیں خواہ برا مانیں یا بھلا مانیں۔ مورخ صاحب بقول ایڈیٹر صاحب موصوف چونکہ نو مشق ہیں اور لیاقت و استعداد کے تخمین ہیں لہذا ہم نہیں چاہتے کہ انکو شکر بنا مد مقابل بنائیں جناب ناظر کی سیاق عبارت و طرز تحریر سے تذبذب کے ساتھ صاف عذر ترشح ہوتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ تاریخوں میں انتخاب نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ گلدستہ کا ضمیمہ ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ ہیں مورخ موصوف کے مادہ تاریخ کی تعریف نہیں جانتا مگر اسکو مہمل بھی کہہ سکتا جس جملے سے انہوں نے تاریخ نکالی وہ سمجھے کسطرح سے۔ بے لفظی جملہ ہے اور ہر لفظ با معنے بچنوش۔ بریں عقل و دانش باید گریست ہمضرور ہے کہ تاریخ گوئی میں ایسے جملے بہت کم لئے گئے ہیں۔ مگر میری دانست میں جس جملہ سے تاریخ مکمل اعداد پورے نکلتے ہوں اسکا موزون کر دینا غلطی نہیں ہے جب ایک جملے سے تاریخ نکالنا غلطی نہیں تو اس مادہ میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا (سبحان اللہ) یہ بات ضرور ہے کہ یہ جملہ بہت چست نہیں ہو نہ کہنہ مشقی کا پتہ دیتا ہے [illegible] بھی کافی ہے کہ مورخ کو بہنی [illegible] کا دعوی

دعائیہ تاریخیں عموماً دوسرے کو مخاطب کرکے یا مخاطب الیہ کی شانمیں کہی جاتی ہیں۔ لیکن اس مادہ میں انہوں نے اس دعا کا فائدہ اپنی ذات پر محدود کیا ہے کیا اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگتا ہے۔ سوال دیگر جواب دیگر۔ بہرکیف مصرع۔ یہ تاریخ دو لخت ہی اور ایک جملہ تاریخی دوسرا غیر تاریخی سا سلسلے ہیں اسے زبان پسند بھی نہیں کرتا مگر مہمل و بے معنے کہنا یا ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ہمچی عالم بالا معلوم شد۔

مورخ نے دعائیہ تاریخ کا دعوی کیا ہے مگر آغاز کا لفظ آغاز مصرع پر اطلاق کرتا ہے مادہ تاریخ کے ابتدائی الفاظ دعائیہ ہیں۔ وھو ہذہ دعائیہ سال [illegible] کو بہار سایہ [illegible] گستر انشاء اللہ مادہ تاریخ کے ابتدائی الفاظ یا یوں کہئے کہ مصرع کے ابتدائی الفاظ کیسے دعائیہ ہیں ذرا حل و حل اور لفظ آغاز آغاز مصرع پر اطلاق کرتا ہے۔ کیا خوب۔ حضرت سلامت نہ مصرع کے ابتدائی الفاظ دعائیہ ہیں نہ آخری ہاں سب ملکر ایک دعائیہ فقرہ ہو سکتا ہی مادہ خود دو سر لفظی ناقص فقرہ ہے۔ اسکے ابتدائی الفاظ کسطرح دعائیہ ہو سکتے ہیں اب ہم اپنے دوست سے صرف اسی قدر پوچھتے ہیں کہ مادہ تاریخ کی تعریف کیا ہے۔ شاید آپ اس سے ابتک اچھی طرح واقف نہیں۔ ورنہ کبھی ایسے محض مہمل مادہ کو با معنے سمجھکر درج گلدستہ نہ کر لیتے۔

مادہ اس مکمل جملہ اور فقرہ نثر یا مصرع کو کہتے ہیں جس سے تاریخ مطلوبہ کے اعداد نکلیں اور اپنے واقعہ پر پورے طور سے دلالت کرے وہ بجائے خود کسی دوسرے ایسے ملحق لفظ کا محتاج نہ ہو جسکے لکھنے اور کہنے سے وہ با معنے ہو جائے یا کسی فقرہ کے بغیر نا تمام و ناقص رہے خواہ سہ لفظی ہو یا پنج لفظی ہمیں اپنے دوست کے اس جملہ پر میاختہ ہنسی آتی ہے کہ جس مصرع سے انہوں نے تاریخ نکالی ہے وہ بے معنے کسطرح ہے۔ سہ لفظی ہے اور ہر لفظ با معنے اس سخن شناسی کے صدقہ کیا جواب دیا ہے اے جناب یوں اگر آپ تمام لغات کے الفاظ ایک جگہ جمع کر دیجئے تو ان لفظوں کے معنی دار ہونے میں کسی کو کلام ہو گا مگر صرف بحث اس میں رہ گئی ہو کہ آخر اس سے نتیجہ کیا نکلا اور اس کا مطلب کیا ہوا ہم اس مصرع کو مہمل نہیں کہتے مگر اس سہ لفظی ناقص فقرہ تاریخی کو جسکے معنے اس مصرع کے ابتدائی الفاظ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتے البتہ بے معنے کہتے ہیں کیونکہ وہ ابتدائی لفظوں کا سخت محتاج ہے جب کسی فقرہ سے اچھی طرح مدعا ادا نہیں ہو سکتا تو اسکو مہمل یا بے معنے کہنا کسطرح بیجا ہو سکتا ہے۔

مہمل فقرہ اسیکو کہہ سکتے ہیں جو اچھی طرح مافی الضمیر کو ادا نہ کر سکے۔ کسی جملہ سے تاریخ کے اعداد پورے نکلتے ہوں اسکا موزون کر دینا مثلاً کسیکے انتقال کی بابت شعر استاد حضرت امیر مدظلہ العالی نے تاریخ فرمائی ہے سہ رضوان نے کہا کہ۔ داخل خلد ہوا دبیر غلطی نہیں ہے۔ مگر کسی ناقص و نا تمام فقرہ جس سے تاریخ کے اعداد پورے نکلتے ہوں مکمل کرنے کیلئے موزون کر دینا سخت سے سخت غلطی ہی دو لخت مصرع تاریخ وہ ہے جسکا غیر تاریخی جملہ تاریخی مکمل جملے سے کسیطرح کا لگاؤ تعلق یا لگاؤ نہ رکھتا ہو صرف موزونیت مصرع کیلئے مناسب الفاظ موزون کر گئے ہوں۔ ہم اپنے دوست سے پھر بھی استفسار کرتے ہیں کہ کیا آپ اس سہ لفظی مادہ کے معنے سمجھا سکتے ہیں یا اس قسم کی نظیر مستند شعرا کے کلام سے دیکھتے ہیں یا اب بھی انکو اسکے بے معنی ہونے میں کچھ کلام ہے اگر کچھ شک ہے تو بسم اللہ سہ ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے۔ ورنہ اس نظری مادہ کے غلط ہونیکا اقبال و اعتراف کیجئے

اور آپ نے کہا کہ اس سے بہتر ہے کہ پھر ایسا نہ کیجئے کلام

پورا نہ درج کیا جائے ۔ جس میں آپ کے ایک خصوصیت

سے لکھا ہے جو بندہ دوبی ہی خوبی کہ ثبوت

اصلی پر بوجہ بدگوئی سندین ۔ نہیں تو میں بند ثبوت

کے قصے موں پیشی کی کوئی ضرورت نہیں ۔

حررہ ۔ ش ۔ ت ۔ انگریزی

درد دل کا کوئی پہلو جو بتلاؤں تو کون

ان کی رفتار دلبر کو منالوں تو کون

مسٹر بمبئی پنچ بہادر حسرت دل سٹیبرہ جو ورد کر

لیجئے کیا بھی تحفہ ہم مشری نامہ نگار ہندو میں

برہمن عیسائی تمین پادری ۔ جنہوں میں پنڈت

حلوا خور شیخ گو گا پیر کو بیدان میں گرکا کوئی

کا دبی بیچارہ عورتوں میں ہو رہی ۔ فقیر نہیں

اور مسلمانوں میں سے بہر پہلا کیونکر دو کا

ہو جو شخص آپس میں رو رہے ہیں وہ ذرا سنگی

کوشش کریں تو یہ کیفیت دیکھیں دنیا کی گودی

میں اور یہ کچھ بھی تو نہیں جاتا ۔ وہ تو ادو بہر

کھینچنے نہ بیٹھو میں اور یہ دو دھوں کھائیں

بقول شاعر ۔ ملک فرشتہ کی مندی کہیں جان

سکے ملون سادہ مسیحائی ۔ پھر تو کہ میری بات کر

یہ ڈبکا چھپا سہیہ نہیں لکھتا ۔ کہ باقرینہ بہی روز

میں یہ اظہار محبت ایک دوسرے کو دیکھکر ہی پاہ عداوت

کر جھری کتا ہے ۔ ایک دوسرے کی خون پیا سا خنجر

بھونکنے کی چوٹ سہی دیتے ہیں اگر عید سے پہلے دو

صاحب جنگی گھر نہ ملیں تو ہم کان پکڑ کے پنچ بہادر

کے سامنے مشق کر دینگے ۔ اور پہر سے قربانی کی جو رہی

بکرون کی جند سی مزنیت تو رونیگی کیونکہ مسلمان کوئی

دن سے زیادہ رونی نہیں کھاتا حرام ہی ۔ ایسا تو پہر

با بد دولت کو ستا رہا گیا چپکا چہیا اکھو نہ پڑے

گیا سمجھی کسی کو کچھ آپ کے سمجھ میں ۔

راقم

میں جو ان لوگوں ۔ دور ہیر تو ہوا دو ذمہ

کہ تیری کوچہ میں ایک شہر جو آباد رہنو

مسلمان کی سمانی محمد بلبل دہلوی

قطعہ تاریخ تمنائی جناب سید

بشارت علی صاحب بشارت تخلص کنتولوا

از خاکسار سید محمد عبد الکریم صدیقی تخلص

بکلیم متوطن کمنتور و تلمیذ حضرت مولوی نظامی

صاحب جبلپوری نظلہ العالی ارسال گیا ہے

باغ عالم میں تو یہ جان فزا

ابستہ رنگہ جام عیش ہر

ڈالدی جو مگر تی گلوں میں

دعا گمان کہ سلاکر سن ستے

ہر گلی لبیہ نرگس خواب کے

سب کیا دو لب کہ ایسا بے

لائی دو عقد بشارت کی خبر

یہ بشارت سے سبکے گیر ہیں

غنچہ غنچہ کی زبان پہ تہنیت

فکر جب تاریخ کی لکھ ہوئی

لائی شلائی مسیحی بادصبا

پائون گر اسحا کہا اوسکا ہا

محو سکلو پہنچا جانب کرلیا

چپکے جہکر اسنی کیا کہدیا

سبزہ سے بیچارہ کا جو زرا گلی گیا

بیٹے ستی مجھسی جنچہ کیا کہا

آج سے یہ بوستان با دصبا

بیچ میں عشرت کی ہوئین مبتلا

بے تحاشا کہلا اسمحیح

ناگہاں ہاتف نے مجھسے یہ کہا

یوم بیکو و نیت اسعد میں کلیم

وصل ماہ و مشتری واقع ہوا

ہولی ہے بھئی ہولی ہے

ساقیا آج دن ہے ہولی کا

لا پلا جلد جام انگوری

دہ پلا جس سے دل کو آئے سرور

دیکھنے ہم کو بسنت بہار

مورہ شور دل دکھاتا ہے

غرض ہر اک کا دن ہے مستی کا

ساقیا دن ہے مستی کا

جس سے ہو جائی عقل دور کر

دہ پلا جو کر دے چکنا چور

بہر اک پہر و تڑکا

چہاپی کہ کہی جان کاہی

ہر طرف رنگ آبکاری ہے چھایا

رنگ پاشی گی دیکھو ہر گہ

جو سرا سو کا جمگھٹا ایک جا

کوئی چہرہ کی بنا پر وہ گی کوئی

حسن میں چھپائی سب کی سب

ہاتھ میں رنگ گلاب جو لیسین

گورے گورے ہاتھوں میں پچکاریاں

کوئی نزدیک مسکرائی کر

سینہ اپنی کوئی چھپائی کر

کوئی پیارے کہیں سنائی کر

آج کا دن تو ہے ہولی کا

آج کیوں بیٹھے ہو ساقی پر جوش

دہ پلا جس سے عقل بن آئی

ہان نرا قاضی کہر کہر قضا ہے

پیر جی کی ذرہ کچھ سہی ہیں چپ

اور شیخہ کی کو ٹی الٹی چال

آگئی واعظ جو ایسی جلسے میں

بچہ پر نرخ فرماتے

ساتھ ہیں سب کو ہوتی چاند لگا

ہاتھ جب ایسی پیٹو آ ئیں

مرحبید گا کیا ہو کے سرگرن

ایک سی تہی ہیں سن میں ہے سوا

سولہ سو برس کی تو بہ سکی

سنگ ہولی جولان کی سب

رنگ چہپا ہا کیا سر ابہ

ورمی شتاب کی ترا ہر اہال

سینہ اپنا کوئی چہپائی بر

اور کوئی شرم سے چپائی بر

تجھ کیوں آتی شرم آئی

کہیں کا لوڈ کا ٹھٹھولی

دہ پلا جس سے نہ بدن ہوش

اور کسیکا نہ خوف دل میں آئی

اور نہ سفتی کی کوئی پیر جی

خضر کی پہ کہ زرد نگہبری ہے

ہاں چلو ہی توبہ کی بہلائی

عشق دکھلائی تم ہم سلام

بہلے سے زبان پہ لالی

تالیاں جنگ کی ساتھ ہیں بجانی

سبعہ محشر کا عید ہلال

نثار کی ہے یہی دعا حق سے

وصل ہو جلد اپنی دلبر سے

راقم

جاسوسونکی پلٹن

لارڈ رابرٹس بلوم فونٹین سے تار دیتا ہے کہ فری سٹیٹ کے ۱۵۰۰ باشندوں نے جنرل کریو کی اتباع قبول کی - لارڈ … بلوم فونٹین سے تار دیتے ہیں کہ کل گارڈ یہاں واپس آگئے تھی باغیوں نے اتباع قبول کی اور … دشمن کی فوج کو چھوڑ کے بلیمونٹ سے ایک میگزین اور توپ کیا تھا یہاں آگئے ایک توپ مقام کولزبرگ پر … نے ہمارے حوالہ کی - ایک کیولری بریگیڈ نے مقام … کیطرف کوچ کیا تاکہ وہاں کے باشندوں کی تسلی ہو اور امن کا اعلان کریں - لارڈ میتھوئن ۱۷ تاریخ کو بہت اچھے وقت مقام وارنٹن پہونچے - اگر ذرا بھی دیر ہو جاتی تو دشمن وہاں کا پل برباد کر ڈالتے -

میفکنگ کی ۱۰ تاریخ تک جو خبریں پہونچیں اون سے معلوم ہوا کہ دشمن بدستور محاصرہ کئے پڑے ہیں پریسیڈنٹ کروگر کی جان کو رو رہے ہیں مگر بدستور حالت نازک ہوتی جاتی ہے -

پچھلے حکم جاری ہو چکا تھا کہ ایک جہاز فری سٹیٹ کے قیدیونکو لیکر سینٹ ہیلینا کی طرف روانہ ہو - مگر یہ حکم واپس لیا گیا - اب ٹرانسوال کے قیدیوں کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ سینٹ ہیلینا بھیجے جائیں - ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کے قیدی آپس میں لڑتے مرتے ہیں فساد کی وجہ معلوم نہ ہوئی -

رائٹر لوباٹسی سے تار دیتا ہے کہ مقام … تک کا علاقہ … ہمارے قبضہ میں آگیا اس مقام سے میفکنگ صرف ۵۵ میل رہ گیا ہے -

… سے تار دیتا ہے کہ لارڈ میتھوئن نے سرحد فری سٹیٹ کا اچھی طرح گشت کر لیا اون سیاہیوں … کے … میں دشمن کی بڑی فوج نظر آئی … لائن کی

ترمیم بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے کیپ پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر … ولیم … ہو نچے
کل … میں بڑی شورش … لارڈ … کی گاڑی پر رعایا نے پتھر برسائے اور کھڑکیاں توڑ ڈالیں … کی وجہ یہ ہوئی کہ لارڈ … سے برٹش فتح … کا تار بھیجنے کی … تھی تمام رعایا بگڑ بیٹھی
مسٹر … صاحب بھی مظہر ہیں کہ … کے چند … بہت سے تار بھیجے ہیں … کے … افسر کی … گرفتار کر لائے گئے ہیں -

لارڈ رابرٹس ۲۰ تاریخ کو بلوم فونٹین سے تار دیتے ہیں کہ لارڈ … نے مقام … پر قبضہ کیا … لوگ دریا کے اوس پار بھاگ گئے ۳۰ … قید ہوئے سامان رسد اور گولہ بارود بھی ہاتھ لگا -

مہاراجہ … نے جو برٹش فوج کیلئے چائے بطور امداد جنوبی افریقہ میں روانہ کی تھی جنگی افسر نے اوسکا بہت بڑا شکریہ ادا کیا -

سر الفرڈ ملنر کولزبرگ ہو نچے اور … کیطرف روانہ ہوئے -

بیان کیا جاتا ہے کہ گریٹ برٹن اور ٹرانسوال کے درمیان صلح کے متعلق خط و کتابت جاری ہے کوئی مفصل حال معلوم نہیں ہوا

رائٹر کی تازہ خبر والے معلوم ہوا ہے کہ لندن اور پریٹوریا کے درمیان صلح کے متعلق کوئی خط و کتابت نہیں ہوئی لارڈ سالسبری نے … کا جو جواب دیا وہ گویا آخر جواب تھا بعد میں جو خط و کتابت ہوئی وہ محض قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی متعلق تھی -

ہوس آف کامنز میں لارڈ جارج ہیملٹن نے … سوال کے جواب میں بیان کیا … ہندوستانی مزدوروں کے خاندانوں کیلئے ایک چندہ جمع ہوا … جو جنوبی افریقہ میں برٹش فوج کے ساتھ آئے اور لڑنے میں کام آئے یا مر گئے -

ہوس آف کامنز میں مسٹر ونڈہام نے مسٹر … کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ کرنل … نے لارڈ میتھوئن پر کوئی الزام عاید نہیں کیا تھا - کرنل … کو اطلاع ہوئی ہے کہ اس باب میں تحقیقات کیجا چکی ہے -

حضور والا … کوئٹہ کو جاتے ہوئے لاہور سے گذرینگے … یہاں … میں … قیام فرمائینگے اور یہیں ایڈریس خیر مقدم پیش کیا جاویگا - کوئٹہ میں بڑا بھاری دربار ہوگا وہاں آپ کے استقبال کی عالیشان تیاریاں ہو رہی ہیں … خوب … رہا ہے اور یہاں … کیجاویگی - … انتظام کے امید ہے کہ حضور ممدوح واپسی کے وقت ۱۱ اپریل کو ڈیرہ غازیخان میں رونق افروز ہونگے - ۱۸ تاریخ کو ڈیرہ اسمعیل خان … وہاں سے بنوں بھی شاید تشریف لیجاوینگے -

۱۴ تاریخ کو آسام کے مقام گوہاٹی میں … کمشنر صاحب کی میم صاحبہ کو ایک سخت حادثہ پیش آیا - حضور … کے پہلے روز میدان سے تشریف لیگئے تھے مسز کاٹن صاحبہ ایک ٹمٹم پر سوار چلی جاتی تھیں کیپٹن … صاحب ہمراہ تھے جو چیف کمشنر صاحب کے ذاتی مددگار ہیں … بیٹھے تھے انکو … گھوڑا … اور گاڑی الٹ گئی - کیپٹن … صاحب … نکلے لیکن مسز کاٹن صاحبہ ٹمٹم کے نیچے آگئیں … دائیں کلائی ٹوٹ گئی … سخت رگڑ … چہرہ پر بھی چوٹ پہنچی - … کی ضرب شدید تھی کیپٹن گرینگر صاحب سول سرجن گوہاٹی فوراً … اور … نے کلائی کی ہڈی کامیابی سے … پٹی باندھ دی اور تازہ ترین خبر ہے کہ لیڈی صاحبہ کو خاطر خواہ آرام ہو رہا ہے -

کوتوال لکھنؤ کے چلن کی تحقیقات کے متعلق اخبار ایڈوکیٹ الزام توہین عدالت سے بچ گیا۔ تحقیقات میں دلچسپ شہادتیں گذر رہی ہیں۔ جو سچ ہیں تو پولیس کو خمیازہ کھینچنا پڑیگا۔

پونا میں گنیش سکھارام پھڑکے کو انتظام طاعون کا روپیہ غبن کرنے کیلئے سخت سزا دی گئی۔ یہ دفتر طاعون کا ہیڈ کلارک تھا۔ ۴۹۸ روپیہ غبن کیا۔ ثابت ہوا۔ تین جرم پائے گئے۔ ایک کے لئے ۴ سال قید سخت۔ ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی ورنہ ۶ ماہ قید اور ہوگی۔ باقی دو جرموں کیلئے بھی تین تین سال کی قید کی گئی۔

حضور چیف کمشنر کی میمصاحبہ گوہاٹی میں ۱۴ تاریخ کو گاڑی سے گر پڑیں سخت حادثہ تھا جیونہیں نیچے گریں گھوڑا بدکا۔ ٹمٹم اوٹ گئی۔ میمصاحبہ بچ گئیں۔ زیر علاج ہیں اب آرام ہو رہا ہے۔

بر جشن فتح ژانسوال کی خوشی میں دوم نیلڈ بیٹری مقیم حیدرآباد دکن نے گذشتہ منگل کو ایٹ ہوم کا جلسہ کیا تھا جس میں کثیر التعداد معززین شہر و افسران ریاست شامل تھے۔ آتشبازی بھی چھوڑی گئی تھی۔

اسی خوشی میں نظام میں گذشتہ چہارشنبہ کو عید منائی گئی صبح کو فوجی قواعد ہوئی۔ توپیں چھوڑی گئیں موقعہ قواعد پر حضور مہاراجہ صاحب مدارالمہام ریاست و دیگر معززین عہدہ داران حاضر تھے۔ حضور مہاراجہ کی تحریک سے حضور ملکہ معظمہ اور لارڈ پرنس کی جے پکاری گئی بشام کو محلات شاہی۔ مندروں اور مسجدوں میں روشنی کیگئی تھی۔

حیدرآباد دکن کے ایک ساہوکار بسی دمیان جیر نے وہاں کے بیرسٹر مسٹر الیف ایس بھنڈارا پر دغابازی سے روپیہ غبن کرنے کا جرم عاید کر کے نالش مقدمہ

دائر کیا تھا اوسکا فیصلہ گذشتہ چہارشنبہ کو ہوا سشن جج مسٹر میکسل نے فیصلہ سناتے وقت کہا کہ جرم کو قطعاً ثابت کرنے کیلئے کافی شہادت نہیں گذری لہذا میں اسکو رہا کرتا ہوں لیکن اسنے اپنی بدچلنی سے اپنے روزگار کو سخت بدنام کیا ہے اسلئے میں اسکی سند چھین لینے کے متعلق سرکاری حکام کو رپورٹ کرونگا۔

مہاراجہ صاحب گیکوار آجکل میں کشمیر کے شکار کے لئے سون گڈھ جانے والے ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے ہوا باز کے کپتل کرپے کے ۱۰۰ حصے خرید کئے ہیں۔

مسٹر جیمبرلین نے آسٹریلیا کے گورنر کو بذریعہ تار خبر دی ہے کہ جنگی آفس نے اہلیان آسٹریلیا کے لئے پیدل اور توپخانہ کی رجمنٹ میں ۱۱۴ کمیشنوں کے عہدے کھولے ہیں۔

لندن میں بوئروں کی طرفداری کے جلسے جابجا ہو رہے ہیں۔ عام جوش کے مقابلہ میں اسکی جرأت نہیں ہے۔

نواب صاحب دیر کلکتہ کی سیر کر رہے ہیں آپ چہارشنبہ کو وائسرائے سے ملاقات ہوئی۔

ہندوستانی سوداگر و پیشہ ور جو جنوبی افریقہ میں مصروف ہیں انکے تباہی کی مدد کیلئے علیحدہ فنڈ کھلا ہے۔ یہ فنڈ سرپرستی حضور کمانڈرانچیف ہوگا۔ ضابطہ بن گیا۔ ماہوار امداد دیجائیگی۔

قحط ہند کے چندہ میں لندن سے ڈیڑھ لاکھ روپے کی تازہ قسط ۱۸ تاریخ کو پہنچی۔

آگرہ والوں نے فتح لیڈی سمتھ کی خوشی میں ۱۵ کی رات کو بڑی روشنی کی اور خوشی منائی۔

اجمیر مرواڑہ اور بوندی میں پردہ نشین عورتوں کی دستگیری کیلئے کلکتہ سے ۲ ہزار بھیجا گیا۔

کلکتہ میں قحط کے چندہ کی کل تعداد ۲۴ لاکھ تک پہنچی۔ ۷ کروڑ آبادی قحط کے لپیٹ میں ہے۔

نواب صاحب ڈونک خیرانی کاموں کے متعلق ایک بھاری تالاب بنوانے لگے یہ ڈیکفیلڈ ساگر کہلائیگا۔

جنوبی افریقہ کے لئے ۱۷ مارچ کو ۱۰۰ بھشتی ڈولی میں پہنچے۔ بمبئی سے روانہ ہوگئے۔ باقی ۹۰۰ بھشتی بھی دوسرے جہازوں میں بھیجے جائینگے۔ کل سامان خوراک پوشاک وغیرہ سرکاری ہے۔

حضور گورنر کی چندہ قحط میں دو ہزار روپیہ پہلے دے چکے ہیں اب تین ہزار اور دیا ہے۔

کونسل آئینی میں خارن سنیات کا مسودہ دو دن آخر وقت میں لیا گیا۔ واپس ہوگیا۔ کلکتہ کے اخبار خوش ہیں۔ پایونیر ناراض ہے۔ حضور وائسرائے نے اسکا پاس کرنا قبل از وقت خیال کیا۔

ضلع انبالہ سے ایک سخت افسوسناک معمولی حادثہ شکار کی خبر آئی فوجی گورے آلودہ پائے گئے موضع سنبلکہ میں ۲ گورے شکار رہے تھے۔ دیسیوں سے جھگڑا ہوا دو دیسی قتل ہوگئے ہیں۔

امریکہ کا خاندانی بیساکھیال کے مشہور قالین بنانیوالے پیرس میں بطور تحفہ بھیجے گئے ہیں۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	موت از طاعون	کل موت ہر مرض
۱۸ مارچ	۱۳۶	۱۱۶	۲۹۹
۱۹ "	۱۲۸	۱۰۷	۲۵۸
۲۰ "	۱۳۴	۹۶	۲۹۵
۲۱ "	۱۴۱	۸۵	۲۲۸
۲۲ "	۱۱۲	۹۲	۳۱۹
۲۳ "	۱۱۶	۹۰	۳۱۶
۲۴ "	۱۲۹	۹۳	۲۲۹

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحفیظ صاحب دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا